© rasailojaraid.com

اسرار المحبۃ

شاہ رفیع الدینؒ کی ایک نادر تصنیف

حضرت مصنف کتاب کی ابتدا اس تمہید سے فرماتے ہیں:۔

"سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے کمال محبت کے ساتھ، اور درود و سلام پہنچے اس کے حبیب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جو تمام احباء میں سے سب سے زیادہ محبوب ہیں اور آپؐ کی آل کو اور جو آپؐ کے اصحاب تھے اور جنہوں نے کہ آپؐ کی پیروی کی اور آپؐ سے محبت رکھی۔ بندۂ مسکین محمد رفیع الدین، اللہ اسے اپنے سلف صالحین سے ہم کنار کرے، عرض کرتا ہے:۔

:۔ محبت ایک نیک وصف اور لطیف کیفیت ہے۔ یہ ایک انتہائی وجدانی لذت ہے۔ اس کی نشو و نما محبوب میں کسی ممتاز کمال کے وجود سے ہوتی ہے۔ اس کا اظہار محب عاشق کی ذات میں اس کمال کے پُر زور اثر کے امتزاج میں ہوتا ہے۔ اور یہ اس کمال کی معرفت کی بحیثیت اس کمال کے خبر دیتی ہے۔ اگر اسے اپنا صحیح محل و مقام ملے اور جو اس کے اہل و مستحق ہیں۔ وہاں یہ وارداتِ اثر انداز ہو تو پھر وہ سبب بنتی ہے قربِ الٰہی کے متعدد مراتب

لہ حضرت شاہ رفیع الدین کی یہ نادر کتاب پہلی دفعہ زیور طبع سے آراستہ ہوئی ہے، اور اس کی سہرا ادارۂ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ اور مولانا عبدالحمید صاحب سواتی کے سر ہے۔ اس مضمون میں کتاب مذکور پر ایک اجمالی تبصرہ کیا گیا ہے۔ (مدیر)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ذہن کی صفائی اور تفکر کی عمدگی کا۔ نیز بہت سے اخلاق فاضلہ کے تزکیہ و تہذیب اور تمام اعمال صالح پر عمل پیرا ہونے کا اور اس کی وجہ سے دنیا اور آخرت کے جملہ نفع بخش روابط سے مضبوط رشتہ قائم ہوتا ہے۔ اور جب اسے اپنا صحیح محل و مقام نہ ملے، اور جو اس کے اہل نہیں وہاں یہ وارد ہو تو وہ دینی و دنیوی فتنوں کا باعث بنتی ہے۔ اسی بنا پر اس حدیث میں "آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ تم میں سے ہر شخص کو دوست بناتے وقت اس کا خیال رکھنا چاہیئے" متنبہ کیا گیا۔ محبت ہر کمال کے حصول کی شرط اور مقامات فنا و بقاء دار الآخرت میں وسیع و عریض مملکت اور عزت و مرتبے والے دنیوی مناصب تک ترقی کا ذریعہ ہے۔ محبت کے موضوع پر جس کے تسلط میں کہ تمام کے تمام لوگ آتے ہیں، جن گروہوں نے بحث کی ہے، ان میں سے چار گروہ حسب ذیل ہیں۔"

شاہ رفیع الدین صاحب نے محبت کی اس ابتدائی تعریف کے بعد ان چار گروہوں کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

ان میں سے سب سے مقدم ارباب شرائع ہیں۔ انجیل میں آیا ہے۔ یہودیوں نے حضرت عیسٰی روح اللہ سے امتحاناً پوچھا۔ تمہارے نزدیک تورات کے کون سے احکام سب سے بلند مرتبہ ہیں؟ حضرت عیسٰیؑ نے جواب میں فرمایا:۔ یہ کہ تم اپنے خدا سے پورے دل کے ساتھ محبت کرو۔ اور جو تم اپنے لئے محبوب رکھتے ہو، وہی اپنے بھائی کے لئے بھی محبوب رکھو۔ اسی طرح حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے مختلف شعبوں، اس کے فوائد اور احکام کے بارے میں متواتر احادیث میں اتنا کچھ آیا ہے کہ اس کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔

دوسرا گروہ اصحاب تصوف کا ہے۔ اکابر صوفیہ، پہلوؤں اور بعد میں آنیوالے ہر دو سے محبت کے باریک رموز اور نازک معاملات روایت کئے گئے ہیں۔ اس کے احکام کے بیان میں شیخ احمد الغزالی نے "فوایح الجمال" اور شیخ فخرالدین عراقی نے "اللمعات" نام کی خاص طور سے کتابیں لکھیں۔ مولانا جلال الدین رومی کی مثنوی میں محبت کے دریا ہائے عظیم موجزن ہیں۔ اسی طرح سید علی ہمدانی کی "شرح الخمریہ" میں اسی کا بیان ہے۔ مولائے جامی نے بڑی تفصیل سے اس کا ذکر کیا ہے۔ احیاء العلوم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آخر جین العلم میں اس کے متعلق ایک باب ہے۔ "فتوحات" میں محبت، دوستی اور اخوت پر کئی ابواب ہیں۔ "عوارف" میں محبت پر باب ہے، اور اسی طرح اتنا کچھ لکھا گیا ہے کہ حد وحساب میں نہیں آسکتا۔

"تیسرا گروہ حکما یعنی فلسفیوں کا ہے۔ ان میں سے بوعلی ابن سینا نے عشق پر ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔ صدر شیرازی نے "الاسفار" میں اس پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ اس سلسلے میں جو سودادی، دماغی بیماریاں ہو جاتی ہیں، تو وہ محبت کی ردّی اور خراب اقسام میں سے ہیں۔ اور چوتھا گروہ شعراء کا ہے۔ عرب عجم اور ہنود کا۔ ان شعراء نے محبت کے اسرار کی نشر و اشاعت کی اور اس کے متعلق منظوم حکایات لکھیں"

شاہ رفیع الدین صاحب فرماتے ہیں کہ میں ایک عرصہ سے اپنے اصدقاء واحباب سے اس کے متعلق بحث و گفتگو کیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ ۱۲۱۸ھ میں ایک ایسی تقریب بہم ہوئی کہ مجھے ان بحثوں کو اس کتاب میں مدون کرنے کا موقع ملا۔

اس تمہید کے بعد اصل کتاب شروع ہوتی ہے۔ جو تین اجزاء پر مشتمل ہے پہلے جزو کا عنوان "تحصیل" ہے۔ زیر نظر کتاب کے مقدمہ میں مولانا عبدالحمید سواتی اس کا خلاصہ یوں بیان کرتے ہیں۔

"تحصیل" میں محبت کی حقیقت، اس کی اقسام اور اس کے مختلف شعبوں مثلاً محبتِ الٰہیہ، محبت بشریہ اور محبت جامعہ کا ذکر ہے۔ محبت الٰہیہ کی دو قسمیں ہیں۔ محبت من اللہ اور محبت مع اللہ اسی طرح محبت بشریہ کی دو قسمیں ہیں محبت طبعیہ اور محبت عرضیہ اور تیسرے شعبے محبت جامعہ کی ایک ہی قسم ہے اور وہ محبت مرکبہ ہے اس کے بعد ہر شعبے کی پوری تفصیل و تشریح ہے۔

شاہ صاحب "تحصیل" کا باب یوں شروع کرتے ہیں:۔ ہم پورے یقین کے ساتھ یہ مانتے ہیں کہ محبت ایک قدسی اور غیبی راز ہے۔ یہ ایک عظیم الٰہی شان ہے اور اس کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی علم، حیات اور قدرت کی صفات کی طرح یہ ایک صفت ہے اور اس کا ظہور تمام مظاہر اور کل کون و مکان میں ہوا ہے۔ آخر یہ کیوں نہ ہو، یہ عالم خود اسی محبت کا ہی تو نتیجہ ہے جیسا کہ وارد ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں چاہتا تھا کہ پہچانا جاؤں، چنانچہ میں نے یہ کائنات پیدا کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اب اس کائنات میں خدائے رحمان کی رحمت کے آثار بے شمار ہیں۔ اور قرآن مجید کی آیت "ورحمتی وسعت کل شئی" میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ اور رحمت محبت ہی کی ایک قسم ہے ایک اور روایت ہے۔ "اللہ تعالیٰ کے ہاں سو رحمتیں ہیں۔ اور اس نے دنیا میں اپنی صرف ایک رحمت نازل کی ہے جس کا اظہار مخلوقات کی آپس کی محبت میں ہوتا ہے اور باقی کی ۹۹ رحمتیں قیامت کے دن کے لئے مخصوص ہیں"۔

الغرض دین اور دنیا اور پوری کائنات میں محبت جس طرح کار فرما ہے، اسے "تحصیل" میں بیان کیا گیا ہے۔ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ ایمان جو تمام فضائل کی اصل ہے، وہ بھی اسی کی شدت کا نام ہے قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے۔ والذین آمنوا اشد حباً للہ۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کو اس کے ماں باپ، اولاد اور سب لوگوں سے عزیز نہ ہوں۔

"تحصیل" ہی میں ایک مقام پر شاہ صاحب لکھتے ہیں: "عقل کا خاصہ یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کی طرف پوری توجہ کرتی ہے، تو اس پر اس چیز کے احکام اور اس کی باریکیاں منکشف ہو جاتی ہیں اور قلب کا خاصہ یہ ہے کہ جب وہ سب سے کٹ کر کسی چیز کے لئے ہو جاتا ہے، تو وہ اسی کے رنگ میں رنگا جاتا ہے چنانچہ جب آدمی ذات حق کی طرف پوری ہمت سے متوجہ ہوتا ہے اور اسے تصفیہ میسر ہوتا ہے، تو اس کے ادراک میں قیومیت کی حقیقت جلوہ افروز ہوتی ہے۔ اور وہ قوت فعالہ کے رنگ میں رنگا جاتا ہے۔ اس حالت میں اس سے کرامات کا ظہور ہوتا ہے اور جس طرح قوت وہمی بدن میں موثر ہوتی ہے اسی طرح ہیولیٰ اس آدمی سے متاثر ہوتا ہے۔

کتاب کے دوسرے جزو کا عنوان "تذئیل" ہے۔ اس میں محبت کے حقوق کیا ہیں اور طرفین کے لئے محبت کن شرائط کے ساتھ مفید ہو سکتی ہے، ان کا ذکر ہے، اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ کفار کو بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ اس میں نقص ہوتا ہے۔ اس لئے آخرت میں ان کے لئے زیادہ کارگر ثابت نہ ہوگی۔ اسی سلسلے میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ جو شخص اولیاء اللہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے ساتھ محبت کا دعویٰ کرتا ہے، لیکن ان کی اقتدا نہیں کرتا۔ ایسا شخص اپنے دعوے میں جھوٹا ہے
کتاب کے تیسرے جزو کا عنوان "تفصیل" ہے۔ اس میں "تحصیل" کی بعض مجمل اور مبہم باتوں کی وضاحت
کی گئی ہے۔ اور درجاتِ محبت کی تفصیل ہے۔

مولانا عبدالحمید صاحب نے "اسرار المحبۃ" کی تصحیح و اشاعت کے لئے بڑی کاوش کی ہے شاہ صاحب
کی یہ کتاب اب تک غیر مطبوعہ تھی اس کا ایک نسخہ مولانا عبدالحمید صاحب کو مجلس علمی کراچی سے ملا۔
اس کا مقابلہ موصوف نے ایک اور نسخہ سے کیا۔ جو انہیں مولوی محمد شفیع صاحب مرحوم سے ملا تھا
اس سلسلے میں وہ لکھتے ہیں "ہم سے جہاں تک ہو سکا، مجلس علمی کراچی کے نسخے اور مولوی محمد شفیع صاحب
مرحوم کے ذاتی نسخے کو سامنے رکھ کر دونوں کا تقابل کیا اور بعض مقامات پر اپنی دانست کے مطابق
اغلاط کی درستگی اور تصحیح کردی ....." یہ کام بڑی محنت اور توجہ چاہتا تھا جس کے لئے غیر
معمولی خلوص و للّٰہیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ خانوادہ ولی اللہی کے اکابر
کی تعلیمات اور ان کی تصنیفات سے مولانا عبدالحمید صاحب کو ذاتی لگن اور دلی شغف ہے اور ان کی
اشاعت میں کوئی تکلیف ان کے لئے تکلیف نہیں۔ اس سے پہلے ان کے اہتمام میں شاہ رفیع الدین صاحب
کے دو مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ اسرار المحبۃ تیسری کتاب ہے اور شاہ صاحب کی تکمیل الاذہان
زیر طباعت ہے۔ اللّٰھم زِدْ فَزِدْ

زیر نظر کتاب کے ناشرین اور خود مولانا عبدالحمید سے ہمیں ایک شکایت ہے اور یہی شکایت
ہم ان سے پہلے بھی کر چکے ہیں، شاہ رفیع الدین کی پہلی کتابوں کی طرح اسرار المحبۃ بھی نستعلیق میں چھپی
ہے۔ گو خط بڑا چھا ہے، لیکن ناشرین جہاں اتنا خرچ برداشت کرتے ہیں، وہاں وہ تھوڑا سا اور
خرچ برداشت کر کے اگر انہیں نسخ میں چھاپیں تو ایک تو ان کا مطالعہ زیادہ آسان ہو اور دوسرے
ان کتابوں کو عربی ملکوں میں برآمد کیا جا سکتا ہے خانوادہ ولی اللہی کی علمی وراثت کو عام کرنے کی
مدرسہ نصرۃ العلوم نے جو خدمت ذمے لی ہے، اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اور اس
سلسلے میں مولانا عبدالحمید سواتی کی ہمت، کوشش اور لگن قابل داد ہے۔ خدا تعالیٰ اس ادارے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور اس کے کارکنوں کے ارادوں کو برکت دے۔

کتاب کے آخر میں شیخ ابن سینا کا وہ مشہور قصیدہ بھی شامل کر دیا گیا ہے، جس کے جواب میں حضرت شاہ رفیع الدین صاحب نے قصیدہ لکھا تھا۔ نیز مصر کے مشہور شاعر امیر الشعراء شوقی نے ابن سینا کے اسی قصیدے پر ایک قصیدہ لکھا تھا وہ بھی کتاب میں درج کر دیا گیا ہے، اس کے علاوہ کتاب میں شاہ رفیع الدین کے دو قصیدے اور ہیں۔ ایک میں اپنے والد بزرگوار حضرت شاہ ولی اللہ کے ایک قصیدے کی جو "حقیقت النفس" کے متعلق ہے تخمیس ہے، اور دوسرا معراج النبیؐ پر ہے

ابن سینا کے قصیدے کے کُل ۲۱ ابیات ہیں۔ ان میں وہ کہتا ہے کہ روح محل ارفع سے اُتری اس دنیا میں آئی۔ اسے یہاں مختلف حالات سے گزرنا پڑا۔ اور اس دوران میں اسے برابر اس محل ارفع کی یاد ستاتی رہی۔ آخر وہ پھر واپس گئی یہاں ابن سینا سوال کرتا ہے۔

فلای شیئ اھبطت من موضع   سام الی القعر الحضیض و ضع

آخر وہ مقام بلند سے اس ذلیل پستی میں اُتری کیوں۔

اس کے بعد کہتا ہے کہ اگر اللہ نے اسے کسی حکمت کی بنا پر اتارا تھا کہ وہ ذہین اور عقل مند آدمی سے بھی مخفی ہے۔ یا اس کا اُترنا اس لئے ضروری تھا کہ جو کچھ اس نے نہیں سنا تھا، وہ اسے سن لے اور وہ عالم کی ہر خفیہ چیز سے باخبر ہو کر لوٹے، تو اس کی مراد پوری نہیں ہوئی۔

شاہ رفیع الدین صاحب نے ابن سینا کے اس قصیدے کا جواب اسی ردیف اور قافیے میں کوئی ۱۴۰ ابیات میں دیا ہے، جن میں اس "فیلسوف المعی" کو جس کی آنکھوں سے شریعت کا روشن راستہ مخفی تھا، روح کے اس دنیا میں آنے اور پھر واپس جانے کی حکمت بتائی ہے اس سلسلہ میں شاہ صاحب کے دو تین ابیات کا اردو ترجمہ ملاحظہ ہو۔

اگر تم نفس کی زندگی اور موت سے واقف ہوتے اور جس طرف یہ سرعت سے لوٹتا ہے وہ تمہیں معلوم ہوتا تو تم جانتے کہ نفس جسم میں داخل ہونے سے پہلے ایک ایسے بیج کی طرح ہے، جو ابھی بویا نہیں گیا۔ اور بیج کی مختلف قسمیں اور مختلف اوصاف ہوتے ہیں۔ اس کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پھل جدا جدا ہوتے ہیں اور اس کی صنفیں الگ الگ ہوتی ہیں۔ اس کی تمام قوتیں اس کے اندر مخفی ہوتی ہیں، اور اس کا شعور مجمل ہوتا ہے۔

مولانا عبدالحمید سواتی صاحب کی یہ تصحیح شدہ کتاب ادارہ نشر و اشاعت نصرۃ العلوم گوجرانوالہ نے چھاپی ہے۔ دو روپے پچاس پیسے اس کی قیمت ہے۔ اور ادارۂ مذکور کے ناظم یا ماسٹر الہ دین ناظم انجمن اسلامیہ گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ سے مل سکتی ہے۔

○

المسوّٰی من احادیث الموطا

تالیف

الامام ولی اللہ الدہلوی

(عربی)

شاہ ولی اللہؒ کی یہ مشہور کتاب آج سے ۳۲ سال پہلے مکہ مکرمہ میں مولانا عبیداللہ سندھی مرحوم کے زیر اہتمام چھپی تھی۔ اس میں جگہ جگہ مولانا مرحوم کے تشریحی حاشیے ہیں۔ شروع میں حضرت مولف کے حالات زندگی اور الموطا کی فارسی شرح المصفّٰی پر آپ نے جو مقدمہ لکھا تھا، اس کا عربی ترجمہ ہے۔ شاہ صاحب نے المسوّٰی میں الموطا امام مالک کو نئے سرے سے ترتیب دیا ہے۔ امام مالک کے وہ اقوال جن میں وہ باقی مجتہدین سے منفرد تھے حذف کر دیئے گئے ہیں۔ الموطا کے ابواب سے متعلق قرآن مجید کی آیات کا اضافہ کیا گیا ہے اور تقریباً ہر باب کے آخر میں شاہ صاحب نے آخر میں اپنی طرف سے توضیحی کلمات بھی شامل کر دیئے ہیں۔

حدیث و فقہ میں الموطا امام مالکؒ سب سے بنیادی کتاب ہے اور جیسا کہ شاہ صاحب نے لکھا ہے "کتاب اللہ کے بعد روئے زمین پر اصح الکتاب یہی ہے" اس کتاب کے مطالعے اور اس سے استفادہ میں المسوّٰی آپ کے لئے بہترین مددگار ہو سکتی ہے۔ المسوّٰی کے دو حصے ہیں مجموعی صفحات ۹۶۲ ہیں۔ کاغذ بیز اور چکنا ہے اچھا ٹائپ میں چھپی ہے۔ اور غلطیوں سے پاک ہے۔ قیمت بیس روپے

ملنے کا پتہ:۔ شاہ ولی اللہ اکیڈمی صدر حیدرآباد مغربی پاکستان

© rasailojaraid.com